شعبان کے آخر میں روز رکھنا

ں ، کیونکہ میں نے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ
د روز رکھنے سے منع فرمایا ؟

الحمد للہ

ت ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
رمایا:

ز نہ رکھو) سنن ابوداود حدیث نمبر (3237) سنن
رمذی حدیث نمبر (738) علامہ البانی رحمہ اللہ
ی (590) میں اسے صحیح قرار دیا
شعبان سے روز رکھنے سے منع کرتی ، لیکن اس
جواز بھی ملتا ذیل میں ہم چند ایک احادیث
رکرتے ہیں:
ت ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا:
ل روز نہ رکھو ، لیکن وہ شخص جو پہلے روز
چا ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1914) صحیح مسلم
یث نمبر (1082)
رکھنے کے جواز پر دلالت کرتی لیکن صرف اس شخص
لا کسی شخص کی عادت کہ وہ پیر اور جمعرات کا
ا اوردوسرے دن نہ ہیں رکھتا تو اس کے لیے جائز

لی عنہا بیان کرتے ہیں کہ :
یہ پورا شعبان ہی روز رکھا کرتے تھے) یہ
ح بخاری حدیث نمبر (1970) صحیح مسلم حدیث نمبر (1156)
اللہ تعالی کے تے ہیں:
نا کہ (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پورا
میں سے چند ایک دن چھوڑ کر سارا شعبان ہی روز
ی شرح ، اور اس کی وضاحت کہ کل سے مراد

غالبا
اھـ
د روز رکھنے پر دلالت کرتی لیکن صرف اس شخص
ل بھی روز رکھ را تھا
وئ شافعیوں کا کہنا کہ :
یہ روز رکھنا جائز جس کی روز رکھنے کی
عادت ہو
میں جس نے روز رکھیں ہوں
کیونکہ حدیث میں نہی تحریم کے لیے
اں پر نہی تحریم کے لیے نہیں بلکہ کراہت
لیے
لمجموع (6/399 - 400) فتح الباری (4/129)
لی ریاض الصالحین میں کہتے ہیں:
دو دن قبل روز رکھنے کی ممانعت میں باب لیکن
ویا وہ پہلے سے رکھ را ہو اور آخر شعبان کو
بھی ساتھ
رکھتا ہو اس کے لیے جائز اھـ دیکھیں
لصالحین صفحہ (412)
ن کہ بعد روز سے نہی والی حدیث کو ضعیف قرار
دیا
نصف شعبان کے بعد روز رکھنے مکروہ نہیں
تعالی کا کہنا :
ہ کہ بعد نفلی روز رکھنا جائز ہیں ، اور اس کی
قرار دیا ، امام احمد اور ابن معین کا کہنا
اس حدیث کو ضعیف کہنے والوں میں امام بیہقی
طحاوی شامل ہیں
نی المغنی میں کچھ اس طرح کہا :
ث کے بارے میں کچھ یوں کہا :
ر میں عبدالرحمن بن مہدی سے پوچھا تو انہوں
ر لیے بیان نہ کیا ، بلکہ اس سے بچتے تھے

کی احادیث میں سوائے اس حدیث کے انکار نہیں
اھـ
ولاء کون :
والد سے اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالی
بیان کرتے ہیں:
سنن میں اس حدیث کو ضعیف قرار دینے والوں کا

، جس کا ماحاصل یہ ہے کہ :
پر ، اورعلاء کا اس حدیث میں تفرد اس حدیث
میں
، اورامام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے اپنی
یث روایت کی ہیں جو کہ اس سند علاء عن ابیہ عن
وھریرہ
قات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متفرد بیان
ں کرتے ہوئے اس پرعمل بھی کیا
و کہتے ہیں:
ار میں معارض ہونے کا خیال کرنا صحیح نہیں
، کیونکہ وہ احادیث پہلے نصف کے دوسرے نصف کے
ے والے روزوں پر دلالت کرتی ہیں ، اورعلاء والی
نصف شعبان کے بعد جوشخص عمدا روزہ رکھے اس کی
لیے
ہلے نصف میں روزہ رکھتا ہو دوسرے نصف کو بھی
لانا چاہے اھـ۔
صف شعبان کے بعد روزہ رکھنے والی نہی کی حدیث
یا گیا تو ان کا جواب تھا:
لام ناصرالدین البانی رحمہ اللہ تعالی نے
نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنا شروع کیے جائیں
تقریبا سارا مہینہ ہی روزہ رکھتا ہو
مل پیرا ہے اھـ۔
یخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی (15 / 385)
الی ریاض الصالحین کی شرح میں کہتے ہیں:
ارد نہی تحریم کے لیے نہیں بلکہ صرف کراہت
م اللہ نے بھی ایسا ہی اخذ کیا ، لیکن جس کی
سکتا چاہے نصف شعبان کے بعد ہی کیوں نہ ہو
اھـ۔
رح ریاض الصالحین (3 / 394)
ا خلاصہ یہ ہوا کہ :
ت یا پھر تحریم کی بنا پر منع کیا گیا
نصف کو آخرشعبان کے ساتھ ملائے اس کا جائز ،
عالی اعلم
ل روزہ رکھنے سے ہوسکتا کہ رمضان المبارک
کے
میں کمزوری آجائے
بان کے شروع سے ہی روزہ کھے تو اس میں اور بھی

الاسلام سوال و جواب
www.islamQA.com

زوری پیدا ہوگي!
کا جواب کے :
ز رکھتا و روز کا عادی بن جاتا جس کی
بنا
میں کمی پیدا ہوجائے گی
اری کا کہنا :
لامیہ پر مہربانی اور رحمت کے کیں و
ہنے کا حق ادا نہ کرسکیں اور ان میں سستی پیدا
ہوجائے
رکھتا و تو روزوں کا عادی بن چکا ، جس
کی بنا
قت زائل ہوجائے گی اھـ
ل اعلم .